# شذرات

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے قیام کو صرف تین سال کا مختصر عرصہ گزرا ہے۔ اس مدت میں اکیڈمی نے حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے علوم اور فلسفہ اسلام کے اشاعت کی جو بے لوث خدمت سرانجام دی ہے وہ اس کے نوادر علمی ذخیروں کی مطبوعات سے عیاں ہے، اس مرتبہ شذرات کو ہم ان چند مقتدر علماء، ادباء اور دانشوروں کے آراء کی نذر کرتے ہیں جنہوں نے بنفس نفیس اس اکیڈمی کے دفتر میں تشریف لاکر اس کی مطبوعات، کتب خانہ اور علمی کام کا معائنہ کرکے اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ ایسے زائرین میں غیر ملکی ادیب اور عالم بھی ہیں، لیکن یہاں صرف چند ملکی ادباء اور دانشوروں کی آراء پیش کی جاتی ہیں:

مولانا محمد عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی فرماتے ہیں،

"آج مجھے شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی زیارت کرنے کا شرف ملا، مولانا . . . . ریسرچ پروفیسر نے اکیڈمی کی مطبوعات اور اکیڈمی کی زیر تکمیل تالیفات کا روشناس کرایا، میں یہ کہنے میں جھجک محسوس نہیں کرتا کہ قدیم علمی ذخیرہ سے کماحقہ رابطہ قائم کرنے کی جو خدمت اکیڈمی انجام دے رہی ہے وہ اس ملک میں اپنی مثال آپ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیڈمی کے کارکنوں کو ہمت دے کہ ان کی وجہ سے ہمارے اسلاف کے کارنامے زندہ ہوں اور ان سے قوم کو استفادہ کی سعادت بھی نصیب ہو۔ اکیڈمی کی بنیاد رکھنے والے مخیر اصحاب کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے اس کار خیر کا اجر عطا فرمائے۔"

---

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی ریڈر جامعہ اسلامیہ بھاولپور کی رائے گرامی:

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد، شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں حاضر ہوا۔ حضرت فاضل مولانا . . . . سے پہلے سے نیاز حاصل ہے، ان کی علمی خدمات اور فضل و کمال سے متعارف ہوں۔ اکیڈمی کی خوش قسمتی ہے کہ ایسا فاضل اس کی خدمات علمیہ پر متعین ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب کے علوم سے جو موصوف کو مناسبت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ان کی نگرانی میں امید ہے کہ اکیڈمی اپنے شایانِ شان روز افزوں ترقی کرتی رہے گی اور ملک و ملت کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و نظریات سے پوری طرح روشناس ہونے کا موقع ملے گا۔

اب تک اکیڈمی کی جو کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ تحقیق و تحشیہ اور کتابت و طباعت کے حسن و خوبی سے پوری طرح آراستہ ہیں۔

کیا ہی اچھا ہو جو مولانا کی تحقیق و تحشیہ کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی بے بہا کتاب حجۃ اللہ البالغہ اور ان کی گراں مایہ تصنیف ازالۃ الخفا کے نئے ایڈیشن اکیڈمی سے شائع ہو کر اہلِ علم کے دیدہ و دل کو منور و فروزاں کریں۔

---

پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی کی رائے گرامی

آج شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں آنے اور اسے دیکھنے کا موقعہ خدا نے دیا۔ میں اکیڈمی کی بعض مطبوعات خصوصاً "الرحیم" سے واقف تھا اور جو حضرات یہاں کام کر رہے ہیں ان کو جانتا تھا لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ اتنی کثیر مطبوعات کر رہے ہیں اور اتنی اعلیٰ پایہ، اللّٰھم زد فزد۔ حضرت شاہ صاحب کے فکر کی ترجمانی کی موجودہ زمانے میں از حد ضرورت ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ مطبوعات کرنے کا کام اس اکیڈمی سے زیادہ سے زیادہ لے، یہ اسلام اور پاکستانی اسلامی ثقافت کے احیاء کا ایک فعال ادارہ ثابت ہو رہا ہے۔

---

پاکستان کے ممتاز دانشور جناب ممتاز حسن صاحب ڈائریکٹر نیشنل بنک کی رائے

مولانا قاسمی نے آج مجھے شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں دعوت دے کر میری عزت افزائی کی ہے۔

۶ یہ ادارہ اپنی علمی سعی و کوشش کی وجہ سے پاکستان کے مقتدر ترین اداروں میں سے ہے۔ شاہ ولی اللہ پر جو کام اب تک ہوا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ مجھے امید ہے کہ شاہ صاحب کے معاشی اور معاشرتی افکار پر تحقیقی روشنی ڈالی جائے گی، ان موضوعات پر مستقل تصنیفات کی

ضرورت ہے۔ کسی ملک اور قوم کا مقام دنیا میں اسی وقت بلند ہوتا ہے جب وہاں اہل علم پیدا ہوں۔

لافخر الا لاھل العلم انھم  علی الھدیٰ لمن اھتدیٰ ادلآء

شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں ایک بہت بلند پایہ علمی اور تحقیقی ادارہ بننے کی صلاحیت موجود ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ صلاحیت بروئے کار آئے گی۔

---

اکیڈمی کے کتب خانہ کے متعلق ڈاکٹر خواجہ صلاح الدین صاحب ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل ٹکنالوجی پنجاب یونیورسٹی کی رائے۔

اکیڈمی کا یہ کتب خانہ نادر و نایاب کتابوں کا خزانہ ہے اس گنج ہائے گراں مایہ کی حفاظت قومی و ملی فرض ہے، پاکستان میں اس پایہ کے کتب خانے بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔

---

پاکستان کے مشہور مؤرخ سید حسام الدین راشدی کی رائے گرامی

اکیڈمی کا کتب خانہ نہایت بہترین ہے، مولانا کا حسنِ انتخاب کیا کہا جائے! ان کی ذاتِ گرامی سے یہی امید ہے کہ یہ ادارہ ایک دن شاندار ہوگا، اس وقت تک جو بھی کام ہؤا ہے وہ قابل اطمینان ہے اور روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہے۔

---

سندھی کے مشہور ادیب اور طباعتِ کتب کے ماہر جناب محمد ابراہیم جویو اعزازی ناظم سندھی ادبی بورڈ کی رائے۔

شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں حاضر ہو کر محترم . . . کا شرفِ زیارت حاصل ہؤا، اس ادارے نے تین سال کے مختصر عرصے میں جو علمی کام کیا ہے وہ یہاں کے علماء، ادباء اور علمی و تحقیقی اداروں کے لئے ایک طرف باعث فخر ہے تو دوسری طرف مشعل راہ بھی ہے۔ محنت، خلوص، اعلیٰ مقصدیت کے معجزنما کارفرمائی کو اگر دیکھنا ہے تو اس ادارے کے مختصر عرصے میں کام کو دیکھنا چاہیئے۔ میں نہایت ادب اور احترام سے اس ادارے کے کارپردازوں کی خدمت میں یہ عرض رکھوں گا کہ اپنی اشاعت کے دائرے میں سندھی تراجم اور تصانیف کو اولیت دی جائے تاکہ اس خطے کے لوگ زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکیں۔

---